قولِ بھٹو تصویرِ بھٹو

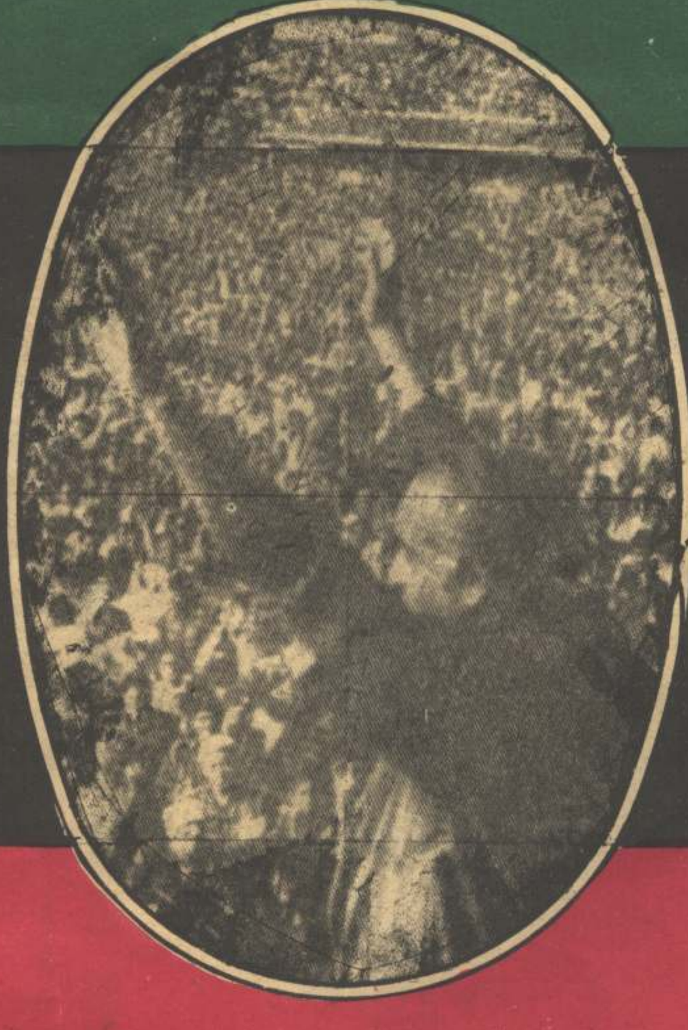

گزشتہ سو برس میں کسی عوامی رہنما کی تصاویر اور شبیہیں
عوامی سطح پر اتنی مقبول نہیں ہوئیں۔ یہ شرف،
ذوالفقار علی بھٹو ہی کو حاصل ہوا ہے

شاہکار جریدی کتاب ۸۱

قولِ بھٹو
تصویرِ بھٹو

مرتبہ: صہیب مرغوب

آرٹسٹ: تنویر احسن

ناشر: سید قاسم محمود۔ مکتبہ شاہکار لاہور
طابع: سید ریاض حسین
الجدہ پرنٹرز۔ اردو بازار۔ لاہور
قیمت: چھ روپے

مکتبۂ شاہکار
کلفٹن کالونی۔ پوسٹ بکس ۱۷۵۴۔ لاہور
ٹیلیفون: ٨٥٤١٠٣ — تار "شاہکار"

میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر خود میدان جہاد میں نکلوں گا۔ عوام کے سامنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ چاہے مجھ پر کیسے ہی ظلم و ستم ٹوٹیں، میں آمریت کا ہر قیمت پر مقابلہ کروں گا۔ گورنر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر شخص کا نصیبہ اور مقدّر خدا کے ہاتھ میں ہے۔ قرآن کریم کا فرمان ہے کہ وتعزّ من تشاء و تذل من تشاءُ۔ حکومت نے مجھے بدنام کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ لیکن عوام اس کے دھوکے میں نہیں آ سکتے۔ مستقبل خود بتائے گا کہ قومی مفادات کا سودا کس نے کیا ہے۔ جب تک ملک میں عوامی حکومت قائم نہیں ہوتی، ملک ترقی نہیں کر سکتا اور میں حق پر ہوں۔ مجھے اللہ تعالےٰ پر بھروسہ ہے۔ میں نے اپنے آپ کو عوام کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ عوام چاہیں تو میرا محاسبہ کر سکتے ہیں۔"

میں اپنے لڑکپن ہی سے برطانوی سامراج کے خلاف مسلسل جنگ کر رہا ہوں۔ ۱۹۳۸ء میں جب میں سات سال کا تھا، میرے والد اس وقت بمبئی میں وزیر تھے گورنر نے انہیں ایک روز اپنے تینوں بچوں کے ہمراہ چائے پر مدعو کیا تھا۔ میرے بڑے بھائی امداد علی کا، جو اُس وقت اکیس سال کے تھے، جب گورنر سے تعارف کرایا گیا تو گورنر نے کہا "کتنا خوبصورت نوجوان ہے۔ ایک زرخیز، ذہین۔" انتہائی شریفانہ نرم روی کے ساتھ امداد علی نے جواب دیا۔ "جناب میں تو بہت ممنون ہوں، کیونکہ توصیفی کلمات ہمارے خوبصورت گورنر کی طرف سے ادا کیے گئے ہیں۔" اپنی باریک سی آواز میں ان کی طرف پلٹا اور کہا۔ "گورنر اس لیے خوبصورت ہیں، کیونکہ انہوں نے ہمارے خوبصورت ملک کا خون چوسا ہے۔" گورنر سکتے میں آ گئے اور مجھے معنی خیز نگاہوں سے گھورنے لگے اور پھر اپنی انگلی سے میری جانب اشارہ کر کے مسکرائے اور میرے والد کی جانب پلٹتے ہوئے کہا: "سر شاہنواز! آپ کا یہ بیٹا شاعر اور انقلابی ہے۔"

انہوں نے ۱۹۴۵ء میں قائدِاعظم کو خط لکھا: ——— "میں سکول کا طالب علم ہوں، لہٰذا مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں کوئی کردار ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ مسلمان ہندوؤں سے بالکل علیحدہ قوم کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کا مستقبل بھی علیحدہ ہے۔

ہندو ہمارے دین کے دشمن ہیں۔ آپ ہمارے واحد رہنما ہیں اور ہم آپ کا احترام کرتے ہیں۔ ڈاکٹر خاں صاحب اور شیخ عبداللہ لاکھ کانگرس کی حمایت کریں، لیکن ان جیسے لاکھوں افراد بھی مسلمانانِ ہند کو اپنی جدوجہد سے باز نہیں رکھ سکتے ——— میں ابھی طالب علم ہوں اس لیے کچھ کرنے سے قاصر ہوں۔ لیکن جلد ہی وہ دن آئے گا، جب میں پاکستان کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دوں گا۔"

"خواہ کچھ ہو جائے
عوام کے حقوق کی
بالادستی لازم ہے
اور ان کی جدوجہد کو
فتح مبین نصیب ہونی
چاہیئے۔ اس آدرش کے
لیے میں اپنی جان دینے
کو تیار ہوں۔ میں اُن
لوگوں کی صف میں شامل
ہونے کے لیے تیار ہوں
جنہوں نے عوام کے حقوق
[illegible]

"اگر مچھلی پانی
سے باہر نہیں رہ
سکتی، پتیاں پھول
سے الگ نہیں ہو
سکتیں، خون جسم
سے جدا نہیں ہو سکتا
تو بھٹو عوام سے
دور کیسے ہو سکتا
ہے"

ہمیں مستقبل کی فکر کرنی ہے۔ جہاں تک پیپلز پارٹی کا تعلق ہے اس کا سرمایہ صرف عوام ہیں۔ لیکن ہمارے خلاف گھٹیا طریقے سے نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ کفر کے فتوے لگائے جا رہے ہیں، مگر میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں اس پر فخر ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ میں نے نہ صرف پاکستان کی خدمت کی بلکہ مشرقِ وسطیٰ میں بھی اسلام کی خدمت کی ہے۔ قیامت کے دن خداوند تعالیٰ فیصلہ کریں گے کہ میں نے اسلام کی کتنی خدمت کی ہے۔ لیکن میں یہ کہنے آیا ہوں کہ آپ غلط پروپیگنڈے کا شکار نہ ہوں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک ہے۔ یہاں اسلام کی مخالفت کا تصور بھی ممکن نہیں۔ یہاں سب مسلمان ہیں۔ وہ دن پاکستان کی تاریخ میں افسوسناک ہوگا کہ مسلمان ہونے کی سند کے لیے مسلمانوں کو ایک سیاسی جماعت کا شناختی کارڈ رکھنا پڑے گا۔"

"کیا جو لوگ آج اقتدار سے چمٹے ہوئے ہیں، یہ وہی نہیں، جنہیں اقتدار کی ہوس تھی اور جو بندوق دکھا کر اقتدار پر قابض ہو گئے اور اب پوری قوم کی خواہشات کے خلاف کسی قیمت پر بھی اقتدار سے علیحدہ ہونے کے لیے تیار نہیں۔"

"۲۳ مارچ کو مجھے شیخ مجیب نے کہا کہ تم مغربی حصے میں اقتدار لے لو، میں مشرقی حصے میں اقتدار لے لیتا ہوں، ورنہ فوج تمہیں بھی ختم کر دے گی اور مجھے بھی۔ مگر میں نے انہیں ایک ہی جواب دیا۔ میں فوج کے ہاتھوں مرنا پسند کر لوں گا مگر تاریخ کے ہاتھوں مرنا پسند نہیں کروں گا۔"

"وہ آزادی جو انتخابات کی وجہ سے میسر آتی ہے، کسی اور ذریعے سے نہیں مل سکتی ماسوائے انقلاب کے۔ انتخابات اور انقلاب ہی تبدیلی اور عروج تو کے وہ زبردست ذرائع ہیں جن سے تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ اگر تشدد کے ذریعے تبدیلی کو رد کر دیا جائے تو صرف ایک ذریعہ باقی رہتا ہے، انتخابات جسے قبول کر لینا چاہیئے۔ عام حالات میں فوجی بغاوت کے علاوہ اور کوئی تیسرا راستہ نہیں جس سے کسی آمرانہ حکومت کو بدلا جائیگا۔"

"انتقالِ اقتدار کے چار معروف طریقے ہیں۔ ایک طریقہ انقلاب کا ہے جو اگر کامیاب ہو جائے تو فوری طور پر اقتدار پر قبضہ ہو جاتا ہے۔ ایک طریقہ بغاوت کا ہے۔ دوسرے دو طریقے جمہوری ہیں۔ ایک طریقہ پارلیمانی نظام ہے، جس کے ذریعے انتخابات ایک ہی دن ہوتے ہیں اور اگر برسرِ اقتدار پارٹی ہار جائے تو دوسرے ہی روز اقتدار منتقل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ انتقالِ اقتدار کا طریقہ صدارتی نظام کے تحت بھی ہوتا ہے۔ انتخابات نومبر میں ہوں تو اقتدار جنوری میں منتقل ہوتا ہے لیکن اس عرصہ میں جیتنے والی جماعت کو روز بروز امورِ مملکت میں شریک کیا جاتا رہتا ہے لیکن ہمارے ملک میں جو صورتِ حال ہے وہ آپ سب کے سامنے ہے۔"

"جب لاہور میں قذافی سٹیڈیم میں میرے جوتے میرے زخمی ہوئے تو لوگ اسے زخمی کی چادر شہباز قلندر کے مزار پر لے گئے اور کہا۔ شہباز قلندر یہ دیکھو کیا ہو رہا ہے ——— مسز اندرا گاندھی گرفتار ہوئیں تو ہنگامے ہوئے پانچ آدمی مر گئے۔ اگر آج مارشل لاء اٹھ جائے تو پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے ...... آج کوڑا قانون ہے۔ ملک میں کوئی قانون نہیں ہے۔"

انہوں نے بلوچستان میں انتخابات کا بائیکاٹ کیا کہ وہاں فوج موجود تھی۔ پھر اپوزیشن نے ملک کے دیگر علاقوں میں انتخابات کی نگرانی کے لیے فوج بلانے کا مطالبہ کیوں کیا؟"

• پھر جب نکسن صدارتی انتخاب میں کینیڈی سے ہار گئے تو نکسن کے حامیوں نے ان سے کہا کہ کینیڈی کے انتخاب کو چیلنج کریں کیونکہ ان کے خیال میں ایک صوبے میں دھاندلی ہوئی تھی لیکن نکسن نے انتخاب کو چیلنج کرنے کی تجویز منظور نہیں کی کیونکہ اس سے امریکہ کی سلامتی کو خطرہ پڑ جاتا۔ مگر ہماری اپوزیشن۔"

"دو تین اہم کام باقی ہیں جن کا میں انتخابی مہم کے دوران ذکر کر چکا ہوں۔ پہلا کام یہ ہے کہ میں افغانستان کے ساتھ مسائل کے حل کے لیے آبرومندانہ سمجھوتہ کرنا چاہتا ہوں۔ کوئی اور بھی یہ مسئلہ حل کر سکتا ہے۔ لیکن میں ۱۹۵۸ء سے ان سے معاملات نمٹا رہا ہوں۔ اس لیے میں انہیں بہتر طریقے سے کر سکتا ہوں۔"

"مجھ پر مسلح افواج کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے میں مسلح افواج کو ہر اعتبار سے مضبوط، مستحکم اور صلاحیتوں سے مالا مال دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"تیسرا کام یہ ہے کہ میں مسئلہ کشمیر حل کرنا چاہتا ہوں۔ میرا دل گواہی دیتا ہے کہ ہم اس مسئلے کا منصفانہ اور آبرومندانہ حل ممکن بنا سکتے ہیں۔"

"جیل مینوئل میں یہ کہاں لکھا ہے کہ کمرے کے ساتھ ٹیلیفون رکھا جائے۔ میرے کمرے کو تالا لگا تھا۔ اس کے باہر کورٹ یارڈ کو بھی تالا لگا تھا۔ اس کے باہر بھی ایک دروازہ تھا، اس کو بھی تالا لگا رہتا تھا۔ اس کی بجائے دیگر ملزمان کو ساری سہولتیں میسر تھیں۔ ان کے گھر والے آتے جاتے رہتے تھے۔ ان کو کوئی نہیں روکتا تھا۔ موسیقی کی آواز آتی تھی۔"

"جب یحییٰ جلی ہوئی کشتی ہمیں دینے لگا تو میں نے پانچ منٹ تک سوچا، یہ ذوالفقار علی کی عزت اور شہرت کا سوال نہیں، یہ پاکستان کا سوال ہے، یہ عوام کی عزت کا سوال ہے۔ میں نے کہا، یحییٰ خان ہم سنبھالیں گے۔ پاکستان اور شعلوں والی کشتی میں کود پڑے۔ سنو مسافرو، مسلمانوں کے بچو! ہم ساحل پر پہنچ چکے ہیں۔ کس نے سنبھالا؟ عوام نے۔"

"دوستو، ساتھیو، آخر میں اس گنہگار کے الفاظ سنو۔ پاکستان میں آجکل بڑی ہوا چلی ہے۔ ایک طوفان آیا ہے اور سنو، ماؤزے تنگ نے کہا تھا کہ کبھی ہوا مغرب سے آتی ہے اور کبھی مشرق سے یہ ہوا چاروں طرف سے جنوب اور شمال سمت سے بھی آتی ہے۔ چاروں طرف سے یہ ہوا چل رہی ہے۔ یہ ہوا آزادی کی ہوا ہے، انصاف کی ہوا ہے۔ اس ہوا کو کوئی نہیں روک سکتا۔ جب میں چھوٹا سا تھا تو میں نے سہگل کا ایک گانا سنا تھا:

آئی ہوا گئی ہوا لے چلی ہوا

یہ ہوا بھی ظالموں کو لے چلی ہے۔ یہ پاکستان کے دشمنوں کو لے چلی ہے۔"

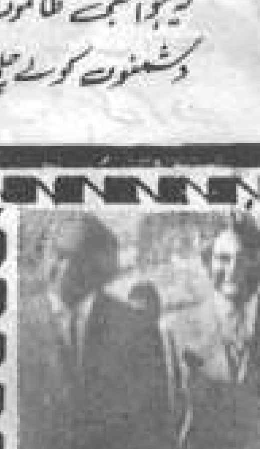

"پیپلز پارٹی نے غریبوں، مزدوروں، محنت کشوں، کسانوں اور مظلوم عوام کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لیے جو جدوجہد شروع کر رکھی ہے وہ اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حقیقی معنوں میں استحصال سے پاک معاشرہ قائم نہیں ہو جاتا۔"

"چاہے میں عوام کے درمیان ہوں یا جیل میں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، کیونکہ پارٹی کی بنیاد عوام ہیں عوام ہی کے لیے یہ پارٹی وجود میں آئی ہے اور انہی کی امانت ہے —"

"آپ گھر گھر جائیں اور پارٹی پروگرام کے بارے میں عوام کو آگاہ کریں، آخری فتح پیپلز پارٹی کی ہو گی اور اس کے بعد ہم، عوام اور پارٹی کارکنوں کو درپیش مسائل کا خاتمہ کر دیں گے اور ان کے راستے کی تمام رکاوٹیں دور کر دیں گے۔"

"پیپلز پارٹی غریب عوام کی جماعت ہے اور یہی وہ واحد پارٹی ہے جو غریب عوام کے مصائب دکھ اور درد کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیپلز پارٹی نے ہمیشہ عوام کا ساتھ دیا ہے اور دیتے رہے گی، ان کے اعتماد کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچائے گی۔"

"میرے عزیز ساتھیو، دوستو، کسانو، مزدورو اور طالب علمو! میں شکر گزار ہوں کہ آپ مجھے صبح صبح الوداع کہنے کے لیے آئے ہیں اور آپ نے میرا پُرجوش استقبال کیا ہے۔ لیکن میں اپنے آپ کو ابھی اس استقبال کے قابل نہیں سمجھتا۔ کیونکہ میں ابھی تک کوئی بنیادی مسئلہ حل نہیں کرا سکا۔ جب تک اس ملک میں غربت، افلاس، ناداری اور رشوت ختم نہیں ہو جاتی، میں سمجھوں گا کہ میں نے ملک و قوم کی کوئی خدمت نہیں کی۔ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے تعاون سے ہم نے آمریت سے ٹکر لی اور فتح یاب ہوئے اور اس کے بعد ہم نے ملک کے عام انتخابات میں آپ کے تعاون سے زبردست فتح حاصل کی۔ انتخابات کے نتائج کو ایک برس گزر چکا ہے اور عوام جمہوریت کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔"

"ہم تخت گرانے اور تاج اچھالنے میدانوں میں آ گئے ہیں ———"

"یہ شخص دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے اور ہمیں دھمکیاں دے جا رہے ہیں۔ لیکن ہم عوام ے حقوق کے لیے دھمکیاں تو کیا موت سے بھی ڈرنے والے نہیں ہیں۔ ملک تباہ ہو رہا ہے اور یہ چند جرنیل نوازشات کی مدد سے بھی ملک کو نہیں بچا سکیں گے۔"

"بظاہر جو امن اور سکون دکھائی دیتا ہے اس کے پیچھے پاکستان اعصابی خانہ جنگی کا شکار ہو چکا ہے اور اعصابی خانہ جنگی کا یہ خاموش لاوا اچانک پھٹ پڑیگا اور میاں دو بدو لڑائی ہوگی۔"

"میرے عزیز ہم وطنو، پیارے دوستو، طالب علمو، مزدورو، کسانو، نوجوانو، پاکستان کے لیے لڑنے والو اور اپنے ہاتھوں سے کام کرنے والو ——،
میں پاکستان کی تاریخ کے اہم اور فیصلہ کن مرحلے پر آیا ہوں۔ ہم اپنی قومی زندگی کے بدترین بحران سے دوچار ہیں۔ ہمیں ٹکڑے جمع کرنا ہیں، بہت چھوٹے ٹکڑے —— لیکن ہم نیا پاکستان بنائیں گے —— ایک خوش حال، ترقی پسند پاکستان، استحصال سے پاک پاکستان —— وہ پاکستان جس کے لیے قائد اعظم نے جدوجہد کی تھی جس کے لیے برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی جانوں اور عزتوں کی قربانی دی تھی وہ پاکستان بنے گا۔ اسے ہر حال میں بنانا ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے بھرپور تعاون سے، افہام وتفہیم سے اور صبر سے ہم ایک نیا پاکستان بنائیں گے۔"

"پاکستان کے غریب عوام
کے خلاف کوئی سامراجی
سازش کامیاب نہیں
ہونے دی جائے گی۔
اگر اکتوبر کے انتخابات
منصفانہ ہوئے تو پیپلز
پارٹی اکثریت سے
جیتے گی۔"

مشرقی پاکستان میں
عوام کا استحصال ہوتا
رہا ہے۔ مگر یہ مغربی
پاکستان نے نہیں کیا،
یہ اقتصادی نظام
نے کیا ہے۔ مغربی
پاکستان کے پاس کونسا
خون ہے جو مشرقی
پاکستان چلا جائے گا....
......"

"میرے خلاف جو
مقدمات قائم کئے گئے
ہیں وہ میرے خلاف
نہیں بلکہ عوام کے خلاف کئے
گئے ہیں۔ ملک کے
غریبوں کے خلاف
کوئی سامراجی سازش
کامیاب نہیں ہونے
دی جائے گی۔"

"آج جو لوگ کہتے ہیں
اسمبلی کے اجلاس میں
شریک نہ ہوئے۔ اگر
ہم اسمبلی کے اجلاس
میں شریک ہوتے اور
وہاں بحران پیدا ہو جاتا
تو یہی لوگ کہتے کہ آپ
بعض معاملات طے
کئے بغیر اسمبلی میں
گئے کیوں تھے۔"

"لوگو! حوصلہ رکھنا، سازشوں کے جال ٹوٹ جائیں گے۔ پچھلے سال جب عید کا چاند نکلا تھا تو ساتھ ہی یہ امید بھی طلوع ہوئی تھی کہ عید کے بعد ہونے والے انتخابات کا نتیجہ سچ مچ عید بن کر ظاہر ہوگا۔ انتخابات ہوئے، نتیجہ بھی نکلا لیکن غریبوں کی عید نہ آئی۔ آج بھی ہلال عید نمودار ہوا ہے مگر اس ہلال پر بحرانوں کے بادل ہیں، جنگ کا دھواں ہے۔ اس پر لاکھوں مسلمانوں کے خون کے چھینٹے بھی دکھائی دیتے ہیں۔ خدا کرے یہ پاکستان کے لیے اور ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے مبارک ہو لیکن یہ عید بڑے ہی دردناک حالات میں آئی ہے، جو کچھ ہوا ہے جس طرح عوام کے عزائم کے سامنے دیواریں کھڑی کی گئی ہیں، اس کو یاد کیا جائے تو عید مناتے ہوئے پشیمانی سی ہوتی ہے۔ دل میں درد سا اٹھتا ہے۔ لیکن جب عوام کی قربانیوں کو دیکھیں تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ ظلم و ستم کی اندھیری رات کے آخری لمحات ہیں اور یہ عید وقت کی اس دہلیز پر نمودار ہوئی ہے جب انسان اندھیرے سے اجالے میں داخل ہوتا ہے جیسے رات دن میں داخل ہوتی ہے۔ انشاءاللہ پاکستان کے عوام کی ہر آئندہ عید انصاف، آزادی اور خوشحالی کی عید ہوگی۔"

"ناجائز اختیارات کو بے نقاب کرنے کے بجائے کھلے بندوں سمگلنگ اور بد دیانتی کی سرطانی افزائش نے دوسری برائیوں کے ساتھ ڈیرے ڈال کر عوام اور حقیقت کے درمیان پردے ڈال دیئے ہیں۔ جرم اور تشدد میں مصیبت ناک حد تک اضافہ ہو رہا ہے۔ بد عنوانی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ عام آدمی کے لیے اتنے پیسے کمانا محال ہو گیا ہے کہ وہ شریفانہ زندگی گزار سکے۔ ٹیکسوں کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے اور متوسط طبقہ بُری طرح ان کی زد میں آیا ہوا ہے۔ یہ حالات چین کی کومنتانگ حکومت کے دور کے حالات سے کچھ زیادہ مختلف نہیں۔ صنعت کاروں اور افسروں کے درمیان اقتصادی اور سیاسی طاقت میں ساجھے کی خاطر نکاح ہو چکا ہے۔ دیہات میں زندگی غیر محفوظ ہو گئی ہے۔ شہروں میں سکونت کا ناگفتہ بہ حالت ہے اور چاروں طرف بے ہنگم غلیظ آبادیاں پھیلتی جا رہی ہیں۔ جن کا لوگوں کی صحت پر نہایت بڑا اثر پڑ رہا ہے۔ ہسپتالوں میں مہلک بیماریوں کے علاج کی سہولت میسر نہیں ہے۔ نقلی دوائیاں بیماروں کو دی جا رہی ہیں۔ وہ بد معاش جو اشیا خوردنی میں ملاوٹ کرتے ہیں اور اپنی ناجائز دولت میں چور بازاری سے دن دوگنا اضافہ کرتے ہیں۔ انہیں سزا کا کوئی خوف نہیں رہا۔ سرکاری ٹرانسپورٹ کے نظام کی کارکردگی شرمناک ہے۔ حادثات کی اتنی بھرمار ہے کہ شاہراہیں موت کے پھندے بن گئی ہیں۔ ریلیوں کو دن دیہاڑے لوٹا جاتا، اور مسافروں کو لوٹا جاتا ہے۔ جبکہ ڈاکوؤں اور پولیس کے درمیان گھنٹوں باقاعدہ بندوق بازی ہوتی ہے۔ دریائی اور جنگلی علاقے لٹیروں کی پناہ گاہیں بن چکے ہیں۔ معصوم نوجوان ڈاکوؤں کو زبردستی ان بے گار کیمپوں میں دھکیلا جا رہا ہے جو قصبات کے مضافات میں پھیلے ہوئے ہیں۔ لاہور جیسے بڑے شہروں میں گواہوں کو کچہریوں کی حدود میں قتل کیا جا رہا ہے۔ قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان پر قاتلانہ حملے ہو رہے ہیں لیکن مجرم فرار ہو جاتے ہیں اور شناخت نہیں ہو پاتے۔"

اے میرے قائد، گواہ رہنا۔ ہم تیرے مزار پر عہد کر رہے ہیں۔ ہم نے انقلاب کا راستہ اختیار کیا ہے۔ اے میرے قائد میں نے اپنی عمر کے ۴۲ سال مردوں کی طرح گزارے ہیں۔ ہم مردوں کی طرح رہیں گے۔ عوام کی خدمت کریں گے۔ عوام کے ساتھ رہیں گے۔ کچھ بھی ہو جائے، عوام کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ زندگی اور موت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ زندہ بھی رہیں تو کس کے لیے زندہ رہیں؟ کیوں زندہ رہیں؟ کیا ان چاروں طرف پھیلے ہوئے اندھیرے میں زندہ رہیں؟ کیا اس ظلم و ستم میں زندہ رہیں؟ نہیں اس سے موت اچھی ہے۔ ؎

اے طائرِ لاہوتی، اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی۔

"۱۲ر اپریل کو امریکی سفارت خانے کے دو افسر ٹیلیفون پر گفتگو کر رہے تھے۔
• پارٹی ختم۔ پارٹی ختم ہو گئی۔ وہ آدمی چلا گیا ہے، مال چلا گیا ہے۔"
• جناب عالی پارٹی نہیں ختم ہوئی اور یہ اس وقت تک نہیں جائے گی جب تک میرا مشن مکمل نہیں ہو جاتا۔ پاکستان کے عوام میرا مشن مکمل ہوتا دیکھیں گے۔"

"عوام کے دل ہمارے ساتھ ہیں اور پاکستان کے علاوہ تمام ایشیا، یورپ، افریقہ اور لاطینی امریکا کے لوگوں کی نگاہیں پیپلز پارٹی کی طرف لگی ہوئی ہیں جو خالصتاً عوام کی پارٹی ہے۔ یہ کنونشن لیگ اور ری پبلیکن پارٹی کی طرح اوپر سے مسلط نہیں کی جا رہی۔ نئی پارٹی بنانا اور چلانا آسان کام نہیں ہے۔ لیکن ہم عوام کے تعاون سے تمام مشکلات پر قابو پالیں گے۔ کیونکہ اصولوں کو تو قربان کیا جا سکتا ہے نہ انہیں ناکامی بھی ہو سکتی ہے۔ یہ درست ہے کہ ابتدا میں انقلابی تحریکیں چلانے والوں کی تعداد کم ہوتی ہے لیکن ایسی عوامی تحریکیں کامیابی سے ضرور ہمکنار ہوتی ہیں۔"

"صاف صاف کہو، ہمیں کرسی سے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ یہ کیسی عبوری حکومت جو تین سال سے ہم پر مسلط ہے۔ اگر عبوری حکومت ختم کر کے جمہوریت بحال نہیں ہو سکتی تو پھر صاف صاف کہنا چاہیے کہ تم جمہوریت کے لائق نہیں ہو اور ہم اس کرسی پر بیٹھے ہیں۔ کسی مائی کے لال میں جرأت ہے تو ہمیں اٹھائے۔ ہر چار ماہ بعد ریڈیو پر نئی نئی تقریریں کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ ہم اقتدار کے بھوکے نہیں ہیں ہمیں اقتدار کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ ہم جمہوریت چاہتے ہیں کہ ظلم کی رات جلد ختم ہو جائے۔ ملک پر پھیلے اندھیرے چھٹ جائیں۔ ملک کی تباہ ہوتی ہوئی معیشت سنبھل جائے۔ ملک تباہی کے دہانے سے واپس آ جائے اور لوگوں کی مایوسی ختم ہو جائے۔ اگر حکومت اور دوسری پارٹیوں کو پیپلز پارٹی کا خوف ہے تو حکومت قیوم خان یا دولتانہ کو دے دی جائے۔ انہوں نے انتخابات میں کچھ تو نشستیں حاصل کی ہیں۔ وہ کم از کم ایک لاکھ کی تو نمائندگی کرتے ہیں۔ ہمیں حکومت نہ دو ان تینوں کو دے دو۔ عوامی حکومت تو ہوگی۔ آنکھ مچولی بند کرو۔ یہ آنکھ مچولی کا کھیل بند کرو۔ خدا کے لیے جمہوریت بحال کرو۔"

"میں نے عوام کی خدمت کی ہے اور آئندہ بھی عوام کے شانہ بشانہ عوام کی خدمت کروں گا۔ ہم عوام کے سارے حقوق دلا کر آرام کریں گے۔ کوئی طاقت ہمارے ان ارادوں کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ مجھے جذباتی کہا جاتا ہے لیکن میں جذباتی نہیں غیرت مند ہوں۔"

"پاکستان کے موجودہ حالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ لمبا راستہ اختیار کیا جائے۔ ہمیں تجربے نے بتا دیا ہے کہ جب ایسے مسائل درپیش ہوں، جن سے عوام اور ملک کی تقدیر وابستہ ہو، آسان اور چھوٹا راستہ اصل منزل سے آشنا نہیں کرتا بلکہ سراب کی نشاندہی کرتا ہے۔"

"ہمیں ایسی اقتصادی امداد کی کوئی ضرورت نہیں جو ہمیں قومی مفادات سے بے خبر کر دے اور ہماری خود مختاری کے لیے چیلنج بن جائے۔ اس سلسلے میں دنیا کی امیر قوموں کا رویہ افسوسناک ہے اور وہ ترقی پذیر ملکوں کی امداد کے نام پر اپنے سیاسی مفادات کو پورا کرتی ہیں۔"

بلوچستان کے لوگ پاکستان کے شہری ہیں۔ وہ ہمیشہ سے سرکش رہے ہیں اور تہیہ کر چکے ہیں کہ وہ سب کچھ حاصل کر کے رہیں گے جو انہیں ماضی میں نہیں ملا۔ وہ خود مختاری کے لیے اپنی خواہشات پر قابو نہیں پا سکتے ان کی خواہشات سامنے ہیں۔ اس مرحلے پر انہیں نظر انداز کرنا ملکی سلامتی کے خلاف ہوگا۔"

"سوشلزم کا پہلا پتھر پیغمبر اسلامؐ نے نصب کیا تھا اس لیے معاشرتی انصاف پر مبنی یہ نظریہ قطعاً غیر اسلامی نہیں۔"

"آگے کی جانب کوئی قدم پچھلی غلطیوں سے آزاد ہو کر ہی اٹھ سکتا ہے۔"

"ہمارے عوام کا مذہب اسلام ہے اور اسلام ایک
ایسا رشتہ ہے جس میں مختلف علاقوں کے
لوگ باہم منسلک ہیں۔ جمہوریت ایک ایسا سیاسی
نظام ہے جو قائداعظم نے اس ملک کے لیے
منتخب کیا تھا اور سوشلزم اُن اقتصادی برائیوں
کا علاج ہے جو پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کر رہی
ہیں۔ اس خیال میں کوئی صداقت نہیں
کہ اسلام اور سوشلزم ایک دوسرے کی ضد
ہیں۔"

"میں پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے
یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں ہندوستان کی ساری
دولت کے بدلے میں ایک محمودی، ایک یوسف
زئی یا ایک چانڈیو کو الگ کرنے پر تیار نہیں۔ میں
ہندوستان کے سارے اسلحہ خانے کے عوض
پاکستان کی مقدس سرزمین کا ایک ملی میٹر حوالے
کرنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا۔"

"جب عوام کی آزادی اور اُن کے حقوق چھین
لیے جائیں تو عوام کیوں نہ متحد ہوں۔ عوامی
اتحاد میں قومی اتحاد کے تحفظ اور استحکام
کی بنیاد ہے۔ ملک سنگین حالات کی طرف
تیزی سے بڑھ رہا ہے اور اس کی ذمہ داری حکمران
پر ہے۔ ان کے تضادات اور گومگو کی پالیسی سے
یہ صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اگر متحدہ جدوجہد
نہ کی گئی تو مزید نفاق انگیز مسائل پیدا
ہوں گے۔"

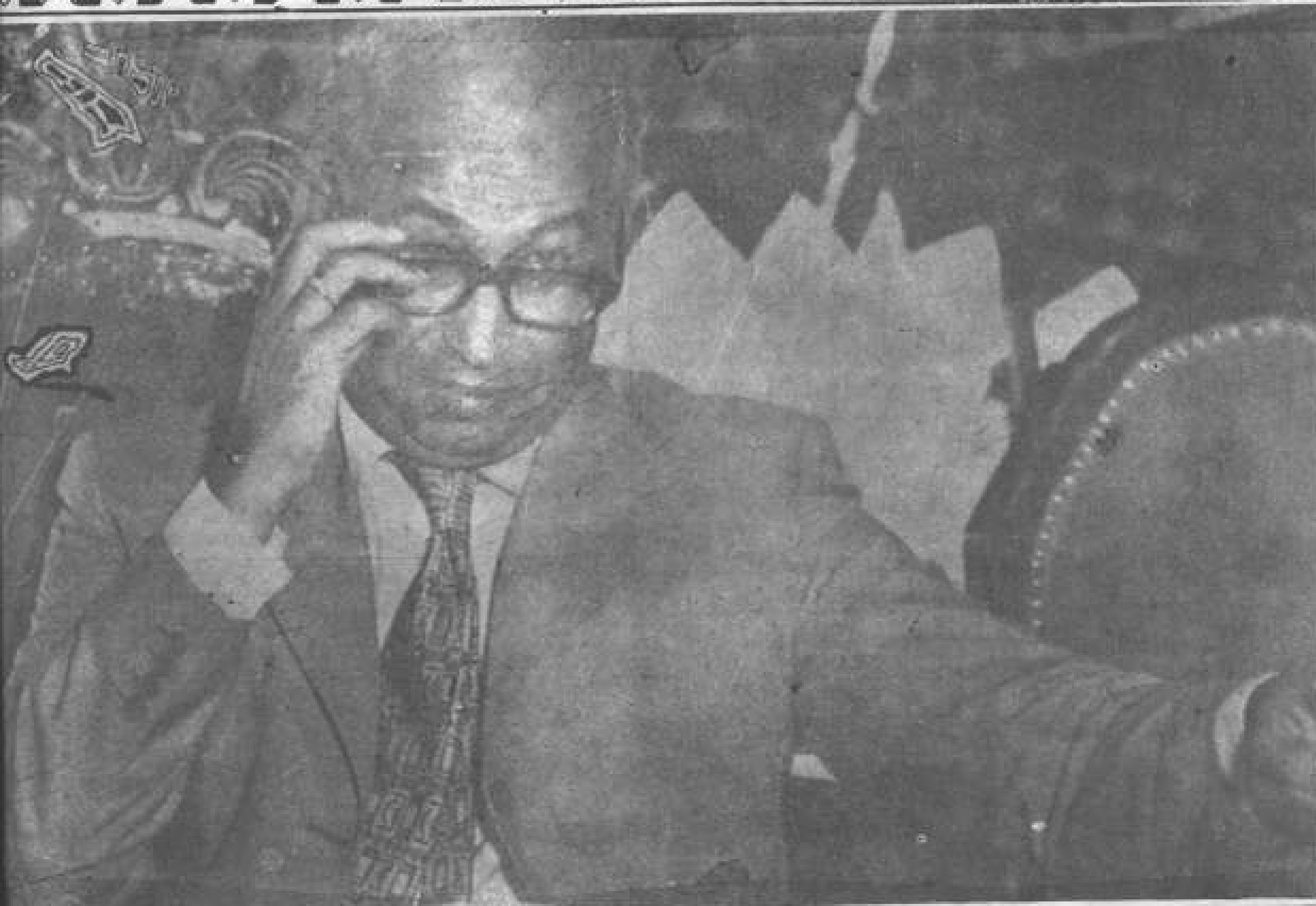

کوئی بھی ہزاروں سال نہیں رہا۔ کسی نے بھی لاکھوں سال حکومت نہیں کی۔ عوام طاقت کا سرچشمہ ہیں۔ سیزر آیا، نپولین آیا اور چلا گیا۔ ہٹلر ہزار سال اپنے اقتدار کی بات کرتا تھا، مگر وہ دس برس میں ہی صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔ اس لیے جتنی جلدی ہو سکے بحران کا حل تلاش کر لیا جائے۔

"میں اخلاقی طور پر مطمئن ہو گیا ہوں، میں ایک بے گناہ شخص ہوں اور اب مجھے پورا یقین ہو گیا ہے کہ یہ مقدمہ دستبرداری ٹانگ کھڑا ہے نہ پیر جس ٹانگ پر۔ یہ ایک لنگڑا لولا مقدمہ ہے۔ چیئرمین نے عدالت کو اس طرف متوجہ کیا کہ انصاف کو تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ انصاف قطعی ہوتا ہے۔ سیاست میں سودے بازی ہو جاتی ہے لیکن انصاف میں نہیں ہو سکتی۔ ایک شخص یا تو معصوم ہے اور یا گناہ گار۔ یا تو کیس ثابت ہوتا ہے یا نہیں سوائے اس کے کہ کوئی ایسا بیرونی عنصر بیچ میں آ جائے جس کی وجہ سے ملکی مفاد کو ترجیح دینا مقصود ہو۔ انہوں نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ ایک مقدمہ میں یورپ کے ملک میں کہا گیا تھا کہ جنگ ختم ہونے کے بعد فیصلہ سنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا میں پوری ذمہ داری سے درخواست کرتا ہوں کہ عدالت قانون کی حکمرانی کو سربلند رکھنے کا کام کرے اور مارشل لاء کی وارث نہ بنے۔"

"دنیا امیر اور غریب قوموں میں تقسیم ہو چکی ہے اور غربت کے خاتمے کے لیے غریب قوموں کا اتحاد بہت ضروری ہے۔"

"ہم اسلامی سوشلزم چاہتے ہیں، جس میں خدا کے خوف کے ساتھ انسانوں کو معیشت، صحت، تعلیم اور رہائش کی ضمانت ہو۔"

"دنیا کے جس حصے میں اور جتنی چاہو دولت لے لو اور ہماری راہ سے ہٹ جاؤ۔" صدر جانسن

"ہم بکاؤ مال نہیں ایک غیرت مند قوم ہیں۔"
بھٹو

"ہم عوام کو زیادہ دیر تک انتظار میں نہیں رکھ سکتے، اس ملک کو نیا ملک بنانا ہے، کوئی ہماری پارٹی کو روکنے کی کوشش نہ کرے، ہم انشاء اللہ نیا ملک بنائیں گے۔"

"آپ جانب داری کی پالیسی ترک کر دیں۔ میں تمہاری جیلوں سے نہیں ڈرتا۔ اپنے وزیروں کے منہ بند کرو اور صاف ستھری سیاست اختیار کرو۔"

"میں نے اپنے خون سے پاکستان کی تعمیر کی ہے... گھبرائیں نہیں، اس کے لیے کٹ مریں گے... آپ کو جتنا بھی دبایا جائے گا، اتنی ہی سیاسی بیداری پیدا ہو گی۔"

"وقت کے حساب سے مسائل کا صحیح حل تلاش کیا جاتا ہے ورنہ وقت گزرنے کے ساتھ یہ سب کچھ بیکار ہو کر رہ جائے گا۔ مثلاً جنرل یحییٰ نے پاکستان ٹوٹنے کے بعد آئین دیا۔ اس طرح وقت گزرنے کے بعد کوئی حل بھی قابلِ عمل نہیں رہتا۔ مجھے شبہ ہے کہ پنڈت نہرو نے اپنی کتاب "ہندوستان کی دریافت" میں "پاکستان اپنے قیام کے بیس پچیس سال بعد ختم ہو جائیگا" کا جو حوالہ دیا ہے وہ صحیح ثابت نہ ہو جائے۔ مارشل لا نے قوم سے جنگ کرنے کی صلاحیت چھین لی ہے۔ قوم کو بد دل کر دیا ہے۔"

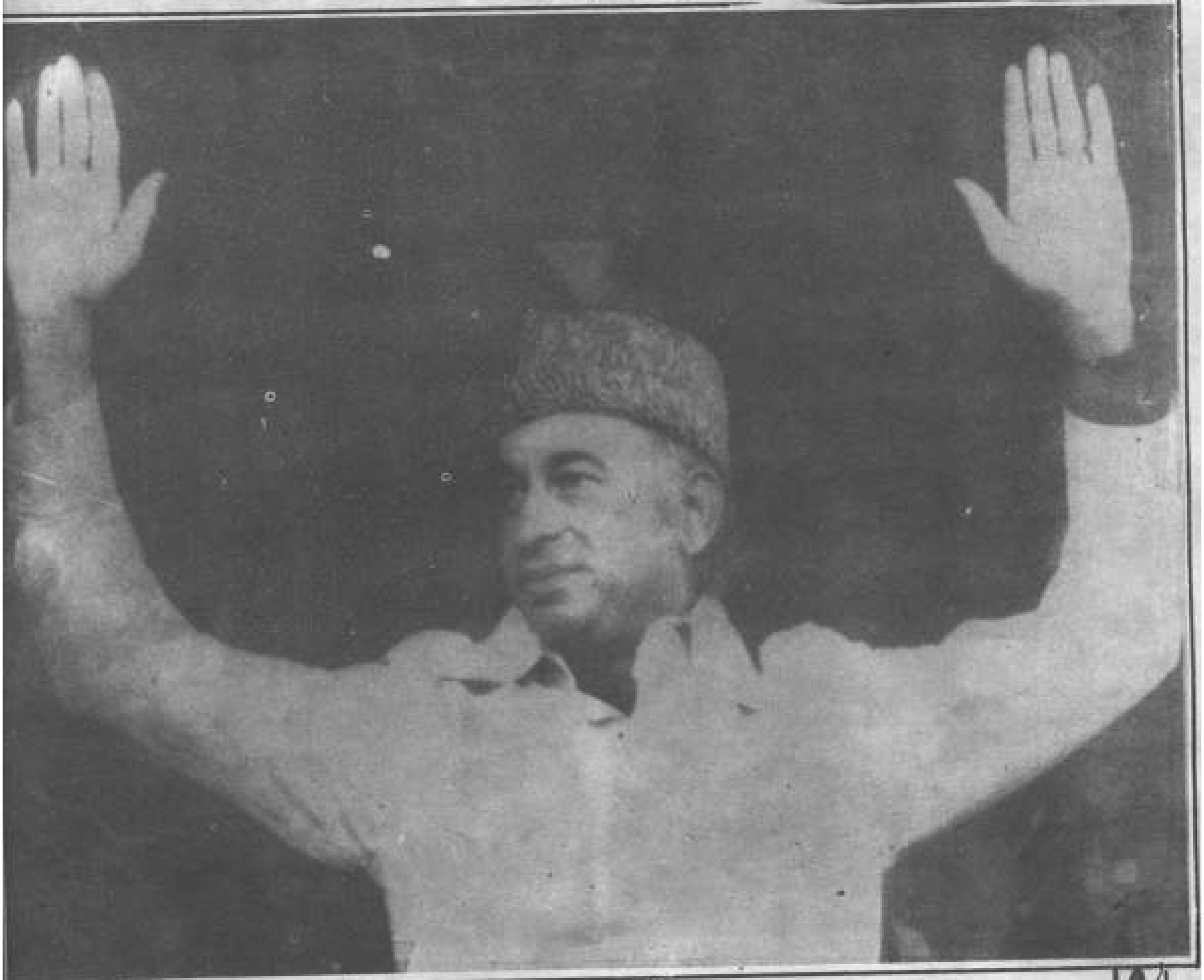

"اے میرے قائد، تو نے کیا ایسا ہی پاکستان سوچا تھا! کیا تو نے ایسے ہی پاکستان کا تصور کیا تھا؟ اے میرے قائد، آج میں احتجاج کرنے آیا ہوں۔ مزدوروں، کسانوں اور طالب علموں کی طرف سے۔ کیا پاکستان کی خاطر اسی لیے جدوجہد کی گئی تھی؟ اے میرے قائد، اس قوم پر ظلم ہو رہا ہے۔ ہم آپ کے مزار پر تقریر نہیں کر سکتے۔ ہماری زبانیں بند کر دی گئی ہیں۔ بول اے میرے قائد اعظم، اس ظلم کا سورج کب غروب ہوگا؟ میرے قائد یہ کیسا انصاف ہے کہ نوکر شاہی اور افسر شاہی نے پورے پاکستان پر اپنا کالا سایہ ڈال رکھا ہے۔"

"غیر جانبدارانہ اور منصفانہ انتخابات سیاسی جماعتوں کے لیے کسوٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پیپلز پارٹی عوام کے سیاسی و اقتصادی حقوق کی بحالی کے لیے قائم ہوئی ہے اور اسے عوام کی قربانیوں نے پروان چڑھایا ہے۔ ہم عوام کے احسان کو فراموش نہیں کر سکتے اور اُن کی قربانیوں کو ضائع نہ ہونے دیں گے۔"

"ہمارے امریکی دوستوں نے شروع ہی سے میرے اس منصوبے کی مخالفت کی تھی کہ پاکستان کو ایٹمی توانائی حاصل کرنا
چاہیئے، لیکن میں تہیہ کر چکا تھا کہ ایسا کرنا ضروری ہے"... "ہم عنقریب ایٹمی دھماکہ کر سکتے ہیں؛ میرے ملک کی خواہش تھی
کہ میری حکومت ایٹمی دھماکہ کرے۔ پاکستان ایک نہ ایک دن ایٹمی دھماکہ ضرور کرے گا۔"

"میں قائدِ اعظم کے مزار پر عہد کرتا ہوں کہ میں ذاتی
مفاد کو کبھی عوام کے مفاد پر ترجیح نہیں دوں گا اور ان
کے نام پر کوئی سودے بازی نہیں کروں گا۔
عوام کی جدوجہد میرا ایمان ہے۔ میں اس
ملک سے سامراج کے پٹھوؤں کو ختم کرنے کی آخری
دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔"

"میں نام نہاد اسلام پسندوں کو بتا دینا چاہتا ہوں
کہ جس اسلام کا نام تم لیتے ہو وہ آنحضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام نہیں، بلکہ تمہارا خود ساختہ
اسلام ہے۔"

"جب جنرل ضیاء نے حیدرآباد ٹریبونل کے مقدمہ میں ملوث ملزموں کو کسی صورت نہ چھوڑنے کے لیے زور دیا تو ایک نکتہ پر نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ چیف آف دی آرمی سٹاف کا یہ کام نہیں کہ وہ سیاسی لیڈروں یا سیاسی مسائل پر لیکچر دے۔ چیف آف آرمی سٹاف نے یہ کہہ کر بھی مشکل صورت حال پیدا کر دی کہ اگر معاہدہ نہ ہُوا تو صورتِ حال بے قابو ہو جائے گی اور فوج میں پھوٹ پڑ جائے گی۔"

"اگر پاکستان کی حکومت مضبوط اور مستحکم نہ ہوتی، تو پاکستان کے معاملات میں بہت وسیع پیمانے پر مداخلت ہوتی ہوتی ملک اس کا متحمل نہیں ہو سکتا اور سازش کا منصوبہ پورا ہو جاتا۔"

"دنیا میں اس وقت بہت سے "ہاتھی" ہیں اور ان کی یادداشت بھی بہت تیز ہے۔ یہ ہاتھی نہ بھولنے والے ہیں اور نہ ہی معاف کرتے ہیں......"

"....ہاتھی یہ بھی نہیں بھول سکتا۔ اس نے دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس کے انعقاد کو بھی ناپسند کیا تھا۔ ترکی، کوریا اور یونان کے حل کے لیے پاکستان سے جو گئی تھی ہاتھیوں نے اس پر بھی غصّے کا اظہار کیا تھا۔"

"جنگ بُری بات ہے لیکن جنگ سے خوفزدہ ہونا ملکی سالمیت کے خلاف ہے۔"

• مجھے اصولاً صحت مند نظر آنا چاہیئے۔ کیونکہ میں علاج کی غرض سے یہاں گھوم پھر رہا ہوں۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میری صحت خواہ کتنی بھی گری ہوئی کیوں نہ ہو، مسز اندرا گاندھی کا مقابلہ کرنے کے لیے ٹھیک ہوں۔"

• اندرا گاندھی! یہ شخص ذلت کی زندگی اور زندگی کی موت قبول نہیں کرے گا۔"

"..... دنیا کی امیر قوموں کا رویہ افسوسناک ہے اور وہ ترقی پذیر ملکوں کی امداد کے نام پہ اپنے سیاسی مفادات کو پورا کرتی ہیں۔ یہ بھی غریب قوموں کے استحصال کی بدترین مثال ہے۔"

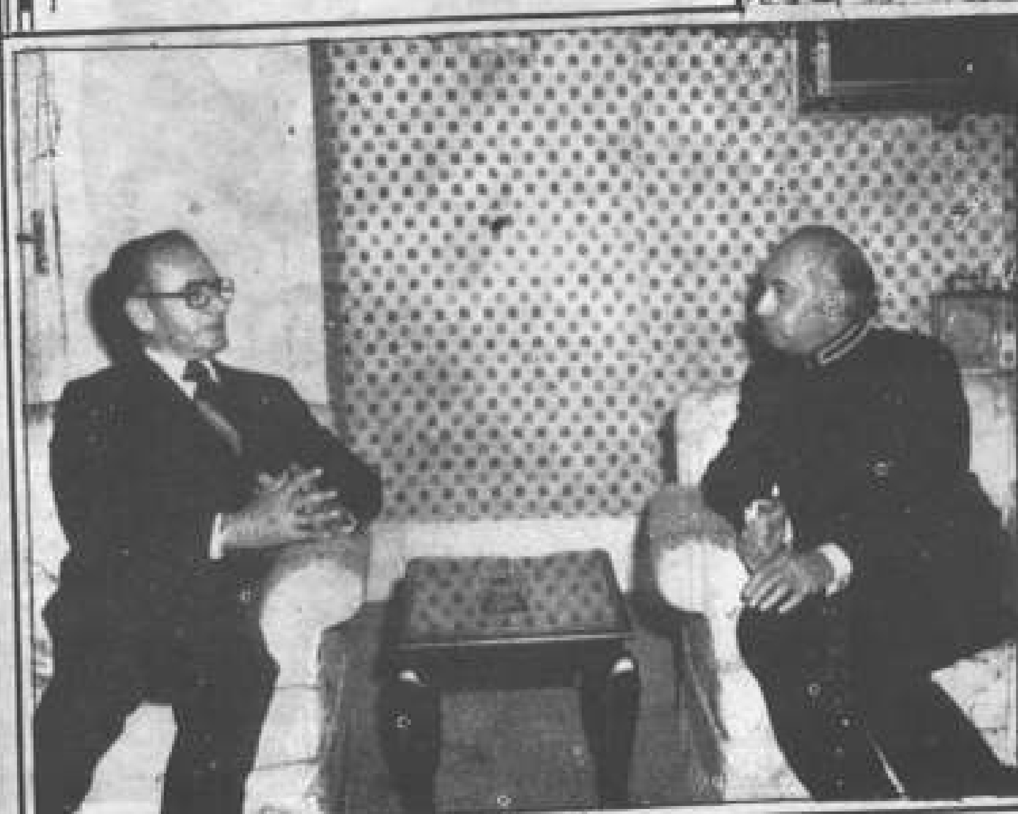

"میرا نام ذوالفقار علی بھٹو ہے۔ مجھے گولی مارو، میرے عوام کو کیوں گولی مارتے ہو؟"

• جب انہیں گاڑی میں ڈالا جانے لگا تو انہوں نے کہا: "مجھے واپس جا کر عوام کے ساتھ مرنے دو۔"

"دنیا کی کوئی طاقت مجھے غربت افلاس اور جہالت کے خلاف جدوجہد کرنے سے نہیں روک سکتی۔"

"خبردار! میرے غریب عوام، میرے بھوکے عوام، خبردار رہیں۔ مزدوروں کے بیٹے آخر کب تک ایسی زندگی گزاریں گے۔ کب تک وہ یہ ظلم برداشت کریں گے۔ آؤ مزدورو! کسانوں کے بیٹو! آؤ مل کر ظلم و استحصال کی زنجیریں کاٹ کر اپنے اپنے وطن کو آزاد کرائیں اور قائداعظم کے مزار پر دعا کریں (ہجوم نے ہاتھ اٹھائے) اے اللہ! اس ملک کو خوش حال کر، خدایا پاکستان میں انصاف دے، خدایا قوم کو جمہوریت دے، خدایا عوام کے حقوق بحال ہو جائیں۔ خدایا ہمیں پاکستان کے تحفظ کی ہمت اور قائداعظم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔"

• چھ نکاتی فارمولے کا پہلا نکتہ اگرچہ اپنے اصل مفہوم کے ساتھ وفاق کی گنجائش ظاہر کرتا ہے، لیکن مجموعی طور پر یہ فارمولا درپردہ کنفیڈریشن کا چارٹر ہے جس میں آئینی علیحدگی کے امکانات موجود ہیں اور چھ نکات جس مرکزی حکومت کا تصور پیش کرتے ہیں اس کی رُو سے مرکز تمام اختیارات سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کے پاس صرف دفاع، امور خارجہ رہ جاتے ہیں۔ ان میں غیر ملکی تجارت اور غیر ملکی امداد شامل نہیں باقی تمام معاملات کرنسی اور ٹیکسیشن سمیت صوبوں کے اختیارات میں تھے یہ بھی ایک عجیب طرز کی آئینی تجویز تھی۔

"ہم نے آزادانہ انتخابات کرائے۔ اگر کچھ لوگوں نے انفرادی طور پر کچھ کیا ہے تو اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد نہیں کی جا سکتی۔ صحیح انتخابات مثالی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ہر شخص مطمئن نہیں ہوگا۔"

"غریبوں کو میرا سلام کہنا، میری ساری زندگی غریبوں کے لیے وقف ہے۔ غریب میرے ساتھی ہیں۔ میں غریبوں کا ہوں۔ میں غریب عوام کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ موجودہ حالات "ہاتھی" کی سازش کا نتیجہ ہیں جو پاکستان کو ایک کٹھ پتلی حکومت بنانا چاہتا ہے۔ ہاتھی چاہے جتنی بھی سازشیں کرے غریب عوام سربلند ہو کر رہیں گے۔"

"غریب ہماری اصل قوت ہیں اور اُن کی مدد سے پاکستان کو دنیائے اسلام کی عزت اور اسلام کی سب سے بڑی قوت بنا کر رہیں گے۔"

"میں ایک مجاہد کی طرح زندہ رہنا چاہتا ہوں اور ایک مجاہد ہی کی موت مرنا چاہتا ہوں۔ میں تمام اشتعال انگیزیوں کے باوجود ملک کے لیے مسائل پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ میں اب تک خاموش رہا ہوں، لیکن اپنے اصولوں کی خاطر اکیلا لڑنے کو بھی تیار ہوں۔"

"میں چند روزہ اقتدار کے لیے اپنے خیالات اور فلسفے کو قربان نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنے خیالات اور نظریات سے محبت ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت مجھے عوام سے الگ نہیں کر سکتی۔ اگر کبھی قوم کو میری ضرورت پڑی اور اس نے مجھے مدد کے لیے پکارا تو میں یقیناً آؤں گا۔ سیاست دان کے مقدر کا انحصار عوام کی خواہشات پر ہوتا ہے۔ مجھے عہدوں سے دلچسپی نہیں۔ میں بااصول آدمی ہوں۔ میرے خیالات کی وجہ سے لوگ مجھے پسند کرتے ہیں۔ میں کسی قیمت پر بھی یہ خیالات قربان نہیں کر سکتا۔"

"آج سے پہلے ہمارا انحصار صرف ایک مغربی طاقت پر تھا۔ لیکن میرے دورِ وزارت میں حکومت کو ایک اور نقشہ معلوم ہوا۔ میں نے حکومت کو چین کی ابھرتی ہوئی طاقت کا احساس دلایا۔ روس اور چین سے اقتصادی، تجارتی اور سیاسی تعلقات استوار کر کے خارجہ پالیسی کو متوازن بنایا۔"

"جب بھارتی حکمرانوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہم لاہور پر قبضہ کر لیں گے تو میں نے کہا تھا کہ بھارت میں کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو لاہور کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ سکے۔"

"ہم ہندوستان کے ساتھ امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ شیخ مجیب اپنی مشکلات اور مصائب پر قابو پا لیں کیونکہ یہ ہمارا یقین واثق ہے کہ برصغیر کے لوگ مسلسل کشیدگی اور جھگڑے کے بجائے جس نے ان کے ماضی کو تباہ کیا ہے بہتر مستقبل کے مستحق ہیں۔ ہمارے اور ان کے دونوں کے عوام بہت غریب ہیں اور وہ مستقل طور پر دشمنی کے ماحول میں نہیں رہ سکتے۔ ہم اپنی ساری قوتیں تباہی کی جنگ سے ہٹا کر غربت، جہالت اور بھوک کی جنگ کی طرف موڑ دینا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے اختلافات کو طے کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور ان اعلیٰ مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے معقول موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے لیکن جو چیز ہم نہیں چاہتے اور جسے کوئی بھی حقیقی پاکستانی قبول نہیں کر سکتا وہ ہے من مانا اور جبری امن۔ ہمیں اس بارے میں کوئی غلطی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس قسم کے تصفیہ کا مطلب ذلت اور غلامی ہوگا۔ یہ ایک زندہ موت ہوگی۔"

میں نے ۱۴ اکتوبر کو لاہور میں کہا تھا کہ ہم جنگ نہیں چاہتے۔ یحییٰ خان نے واپس آکر مجھ سے کہا کہ آپ نے یہ کیا کہہ دیا۔ میں نے کہا سنو یحییٰ خان، جنگ اس وقت ہوتی ہے جب قوم جنگ کے لیے تیار ہوتی ہے۔ تم تو فوج کو چھوڑ کر اقتدار میں آگئے ہو۔ تم نے جمہوریت کو قتل کیا۔ لوگوں کو کوڑے لگائے۔ جنگ کے لیے تیار نہیں کیا…"

گزشتہ تیس برسوں میں کسی نے اسلامی سوشلزم کا مفہوم سمجھنے کی کوشش نہ کی اور اسے عملی جامہ نہیں پہنایا۔ اس تمام عرصہ میں جنہوں نے جمہوریت کے نعرے لگائے انہوں نے بھی اس کے پردے میں لوگوں کا استحصال کیا، وہ انہیں ذلت اور خواری اور مشقت کے ایسے غاروں میں دھکیلنے لگے جس کی اس سے پہلے مثال نہیں ملتی۔"

"اب اس صورت حال کا خاتمہ ہو گیا ہے، اب یہ المناک باب ختم ہو گیا ہے، ایک بھیانک رات کی سحر ہو چکی ہے اور نئے دور کا سورج نمودار ہو گیا ہے۔ ہم نے ہر چیز کا نئے سرے سے آغاز کیا ہے۔ اس میں ساری توجہ کا مرکز محنت کش عوام ہیں۔"

"ابھی تک کالے قوانین موجود ہیں۔ ظلم و تشدد کے بادل چھائے ہوئے ہیں اور زبانیں بند ہیں۔ جب گفتگو کا ماحول بھی سازگار نہ ہو تو بات چیت کیسے ہو سکتی ہے۔ میں کسی دعوت نامے کا منتظر نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے گول میز کانفرنس میں شرکت کرنے کا شوق ہے۔ میری ساری توجہ عوام کے مسائل کی طرف ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ عوامی مسائل حل ہو جائیں۔ فوجی راج ختم ہو جائے۔ طلباء، مزدوروں اور ہاریوں کو اُن کے حقوق مل جائیں اور ملک میں جمہوریت بحال ہو جائے۔ عوام کے مسائل کا حل صرف کانفرنسیں کرنا نہیں انہیں ان کے حقوق ملنا چاہئیں۔ یہ ان کا قدرتی حق ہے۔ کوئی شخص بھی عوام کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ نہیں کر سکتا اور پھر انہیں واپس کرنے میں رعایت دینے کا احسان جتا سکتا ہے۔"

"میں ابھی جمہوریہ چین کی دعوت پر چین کا دورہ کر کے آیا ہوں ۔ صدر مملکت نے مجھے پاکستان کے نمائندے کی حیثیت سے چین جانے کے لیے بلایا ۔ میرے ساتھ حکومت کے اعلیٰ افسر بھی موجود تھے ۔ وہاں میں نے پاکستان کے بہتر مستقبل کے لیے بات چیت کی ۔ اس پر میں چیئرمین ماؤزے تنگ کا اور چین کے وزیر اعظم چو این لائی کا آپ لوگوں کی طرف سے شکر گزار ہوں ۔ مجھ میں جو صلاحیتیں تھیں بروئے کار لایا ۔ اس دورے کی کامیابی کا ثبوت مستقبل دے گا ۔" ———— میں اپنی تعریف کرنا نہیں چاہتا ، میں کوئی ولی نہیں ہوں جن لوگوں نے ستمبر کی جنگ میں اپنی تعریفوں کے پل باندھے تھے وہ آج دکھائی نہیں دے رہے مگر میں آپ کے درمیان موجود ہوں اور جب تک زندہ ہوں آپ کے درمیان موجود رہوں گا ۔"

"پاکستان ایک اعلیٰ نصب العین ہے۔ اس کے ایک فاضل رکن نے کہا ہے کہ اس ملک کو ایک انسان نے بنایا ہے۔ جی نہیں۔ اس ملک کو خدا نے بنایا ہے۔ یہ ایک ترقی پسند نظریہ ہے۔ ایک حسین تصور ہے اور تخلیق کی معراج ہے، یہ محض سندھ کا ریگستان نہیں ہے۔ یہ بلوچستان کے جاگیرداروں کا نام نہیں ہے بنگال کی سحر انگیز شادابی نہیں ہے، پنجاب کا حسن بھرور میدان نہیں ہے، پٹھانوں کی سرزمین جرأت نہیں، یہ محض دس کروڑ بہادر اور جیالے انسانوں کا وطن نہیں ہے، حقیقت میں پاکستان ان تمام چیزوں کے مجموعے کا نام ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پاکستان اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے پاکستان اسلامی قومیت کے جذبے کی تخلیق ہے"

"پاکستانی عوام باشعور اور زندہ ہیں۔ یہاں صرف قیادت کا فقدان ہے، لیکن وقت تبدیل ہو چکا ہے۔ زمانہ نئی کروٹ لے چکا ہے اور مردہ سیاست بازوں کا سفر ختم ہونے والا ہے۔ وقت کی رفتار ایسے لیڈروں کو پیچھے چھوڑ جائے گی جو خاموش رہنے کے عادی ہیں اور گوشۂ عافیت تلاش کرتے ہیں۔ عوام کی جنگ لڑنے والے یقیناً آگے آجائیں گے۔ عوام ہی طاقت کا سرچشمہ ہیں اور پاکستان کے مسائل کا حل یہ ہے کہ عوام کی تائید سے طاقت حاصل کی جائے۔ عوام کو اور دانشوروں کو موجودہ حکومت نے ملکی امور سے علیحدہ کر دیا ہے۔ ملک میں رشوت جیسی موذی بیماری ہے۔ سول سروس اور پولیس کو سیاست میں لایا جا رہا ہے۔ ان حالات میں قانون دانوں کا فرض ہے کہ وہ آگے آئیں اور ملک کے عوام کی بھلائی کے لیے پیپلز پارٹی میں شامل ہوں۔"

"سیاست صاف ستھری ہونی چاہیئے۔ یہ منفی مصلحتوں پر مبنی نہیں ہونی چاہیئے۔ نہ ہی اس کا انحصار نفرت اور ذاتی فائدے اور لالچ پر ہونا چاہیئے۔ بہت سے لوگ قابلِ فہم وجوہ کی بنا پر سیاست کو شبے کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کئی لحاظ سے سیاست دان بُری طرح ناکام ہوتے ہیں۔ یہ ایک المیہ ہے کہ ہم نے سیاست میں سیاست بازی سے کام لیا ہے۔ لوگ اب ایسے سیاستدانوں پر مزید اعتماد نہیں کر سکتے جو اُن کے جذبات سے کھیلتے رہتے ہیں۔ پاکستان کے سیاست دان ایک نازک اور سخت آزمائش کا سامنا کر رہے ہیں۔ اب ایک نیا اندازِ فکر اور ایک اسلوب اُبھر کر رہے گا، کیونکہ پُرانے اطوار لوگوں کے لیے کوئی کشش نہیں رکھتے۔"

"میں بزدل نہیں کہ دفعہ سے یا ڈی پی آر سے ڈرتا پھرتا، میں تمہاری توپوں سے بھی نہیں ڈرتا۔ تم بندوقیں نکال لو ان سے بھی نہیں ڈرتا۔ یاد رکھو عوام ایٹم بم سے بھی زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ میں کشتیاں جلا کر سر پر کفن باندھ کر آیا ہوں۔"

"اقتدار ہمارا حق ہے۔ عوام کا حق ہے۔ ہماری پارٹی ملک کی اکثریتی پارٹی ہے۔ اس حق کو کوئی نہیں چھین سکتا۔ اگر مکاروں اور غداروں کو حکومت دینے کی کوشش کی گئی تو ہم اس حکومت کو چالیس دن بھی نہیں چلنے دیں گے۔ ان لوگوں کو شکست ہو چکی ہے۔ ان لوگوں میں اگر غیرت ہوتی تو گھروں میں بیٹھتے، لیکن انہیں غیرت نہیں ہے۔ اس لیے کہ عوام حق و انصاف کے لیے لڑتے ہیں۔ پیپلز پارٹی ملک کی اکثریتی پارٹی ہے، اسے حکومت ملے گی۔ اور عوام کے مسائل ضرور حل ہوں گے وہ حق و انصاف کو حاصل کر کے رہیں گے۔"

"میں ایک قوم بنانے کے لیے پیدا ہوا ہوں۔ میں عوام کی خدمت کرنے کے لیے پیدا ہوا ہوں۔ میں کال کوٹھڑی میں رہنے یا غداروں کو انتقامی پیاس پوری کرنے کے لیے یا پھانسی چڑھنے کے لیے پیدا نہیں ہوا ہوں۔ میں ظالموں کے گروہ کی طرف سے اہانت یا غیر انسانی سلوک کے لیے پیدا نہیں ہوا ہوں۔ میں عوام کو آزادی عزت اور وقار دینے کے لیے پیدا ہوا ہوں۔"

"ہمیں ہندوستان کا نقشہ نہ دکھاؤ۔ ہم نے ہندوستان کا دل دیکھا ہوا ہے۔"

"عوام کی آواز پر کان دھرو۔ عوام کی آواز اللہ کی آواز ہے۔"

"اسلام پاکستان کے نظریے کی اساس ہے اور یہ بنی نوع انسان کے لیے فلاح کا ایک مکمل ضابطۂ اخلاق رکھتا ہے۔ جس سے انحراف کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔"

"غیرت اور جذبات میں فرق ہے۔ میں جذباتی نہیں، غیرت مند ہوں۔"

"میری جد و جہد کا منتہائے مقصود قومی احیاء ہے۔ میں قائد اعظم اور علامہ اقبال کا جھنڈا سربلند رکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ دنیا پر ثابت کر دیا جائے کہ کروڑوں جیالے عوام کی یہ اسلامی مملکت اوج کمال کو پہنچ سکتی ہے اور جس آزادی اور مساوات سے اسلام نے تہذیب کا چراغ روشن کیا اس سے بہرہ ور انسانوں کے آدرش کو جامۂ مراد پہنا سکتی ہے۔ میری آرزو ہے کہ عدل و انصاف کا وہی نور ایک بار پھر دل افروز ثقافتوں کے اجتماع کو مستند کر دے۔ میری آرزو ہے کہ ہمارے عوام اخوت کے جذبے سے سرشار ہو کر ایک دوسرے کے شانہ بشانہ شاہراہ ترقی پر گامزن ہوں۔"

"واقعہ یہ ہے کہ صرف ایک بغاوت کے ذریعے عوام کو ترقی ملی اور وہ تھی نپولین بونا پارٹ کی بغاوت۔ نپولین ایک دیو تھا۔ بے پناہ ذہین تھا۔ اس سے زیادہ ذہین شخصیت کوئی نہ تھی۔ وہ ایک غیر معمولی ایڈمنسٹریٹر اور سکالر تھا۔"

"آخری فیصلہ قیامت کے دن ہوگا۔ تاریخ میں آخری فیصلہ نہیں ہوتا۔"

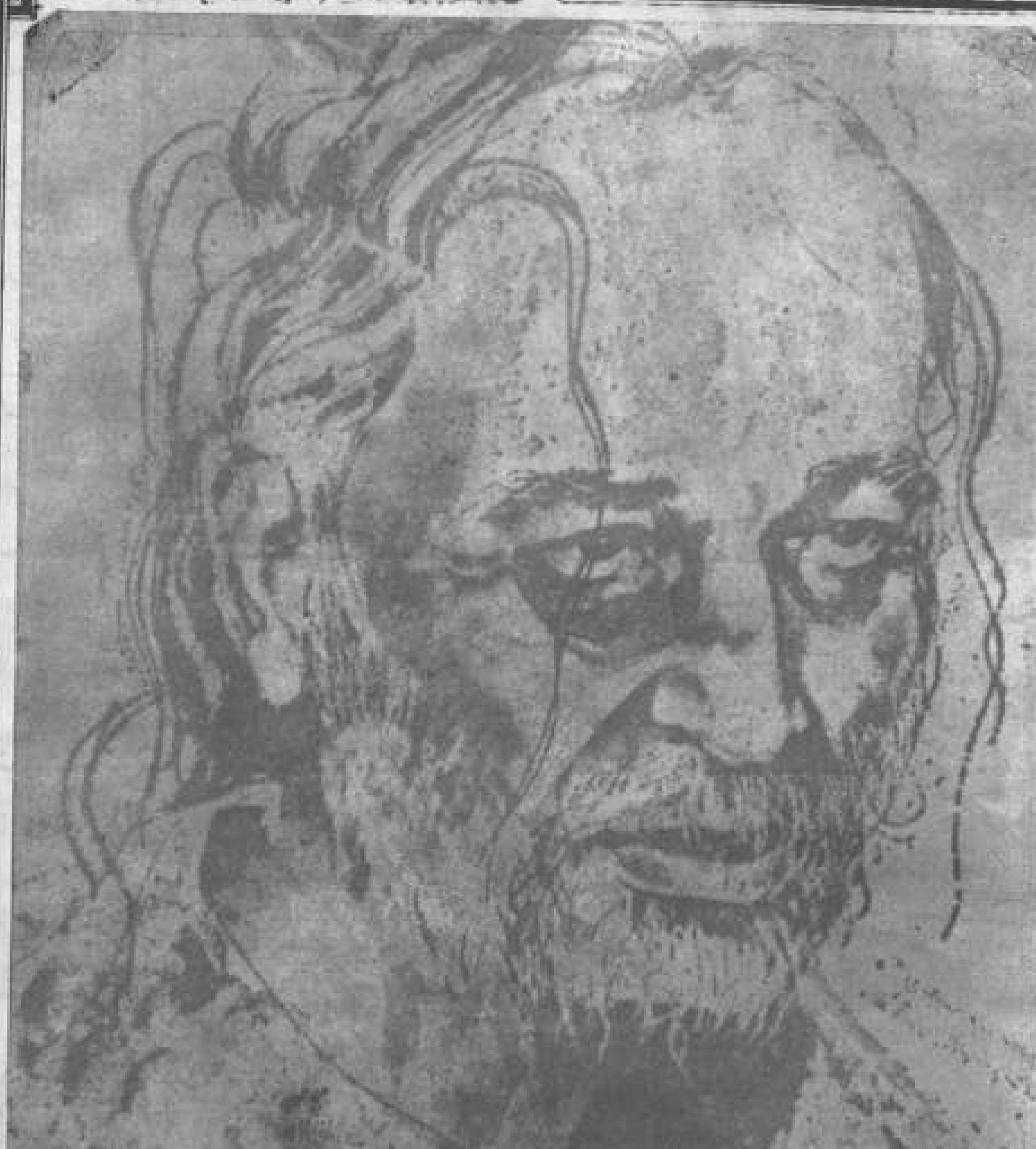

ہر شخص کا نصیب اور مقدر خدا کے ہاتھ میں ہے۔ قرآن
کریم کا فرمان ہے کہ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَا وَ تُذِلُّ مَنْ

قتش۔ حکومت نے مجھے بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی، لیکن عوام اس کے دھوکے میں نہیں آ سکتے۔ مستقبل خود بتائے گا کہ مفادات کا سودا کس نے کیا ــــــــ "میں اپنی ابدی آرام گاہ میں فتح مند قوموں کی چاپ کا منتظر گا۔"

"انشاء اللہ
وہ وقت آئے
گا جب نا اہل
ہونے والے
نا اہل کرنے
والوں کو نا اہل
کر کے رکھ دینگے"

"میں اسلامی
سوشلزم کا مست
ملنگ ہوں"

میں کسی قسم کی دھمکیوں سے خوفزدہ نہیں ہوں گا اور عوام کو اصل حقائق سے ضرور آگاہ کروں گا۔
سب سن لیں مجھے اقتدار سے کوئی دلچسپی نہیں۔ میں پہلے بھی قومی سالمیت کے لیے اقتدار چھوڑ
چکا ہوں، اب بھی مجھے کرسی کی پروا نہیں۔"

"ہم اُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ملک میں عوام کا
راج، غریبوں کا راج، کسانوں اور مزدوروں کا راج قائم نہیں ہو جاتا ـــــــــ"